مدیر کے نام

مولانا عبدالمالک، لاہور

سلیم الدین احمد صاحب (مدیر کے نام، ستمبر ۹۷) نے میرا جواب غور سے نہیں پڑھا۔ یہ سوال کافروں سے ہی متعلق ہے۔ سیاق و سباق سے بالکل واضح ہے۔ نہ مولانا مودودیؒ نے یہ لکھا ہے، نہ کوئی مفسر یہ لکھ سکتا ہے کہ یہ سوال مسلمانوں سے متعلق ہے۔ اصول فقہ کی کتب میں ضابطہ لکھا ہوا ہے کہ کفار تمام احکامات، نماز، روزہ وغیرہ کے مخاطب بالفروع ہیں۔ تفہیم القرآن کے جملے ہی اگر وہ غور سے پڑھ لیتے تو ان پر واضح ہو جاتا۔ درحقیقت جس طرح مومن کو جنت میں ایمان پر الگ جزا ہو گی اور اعمال صالحہ پر الگ، اسی طرح کفار کو کفر کی سزا الگ ملے گی اور شریعت کو ترک کرنے، نماز ترک کرنے، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانے پر الگ۔ کفر کی مختلف انواع ہیں۔ ہر نوع پر الگ سزا ملے گی۔ دین پر نکتہ چینی کی الگ، قیامت کی تکذیب کی الگ۔ سزاؤں میں جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے کمی بیشی ہو گی۔ واللہ اعلم!

پروفیسر عبدالجبار شاکر، لاہور

کلامی مسائل میں مولانا مودودی کا مسلک (ستمبر ۹۷) موضوع کے تعارف کی حد تک ایک اچھا مضمون ہے مگر اس میں عصری موضوعات پر سید مودودی علیہ الرحمہ کی متکلمانہ شان اور مقام پر کماحقہ گفتگو نہیں کی گئی۔ عصری مسائل میں خواہ وہ تہذیبی ہوں یا عمرانی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا عدالتی، سید مودودی کے اسلوب اور استدلال کا ایک خاص مزاج ہے۔ انھوں نے کتاب و سنت میں ان موضوعات کی اصولی تعلیمات سے جو استدلال اور استخراج کیا ہے، یہی دراصل ان کی متکلمانہ صلاحیتوں کا بھرپور ادراک ہے۔ بیسویں صدی میں اسلامی ریاست کی ہیئت، تنظیم اور تشکیل کے ضمن میں ان کے مباحث خصوصیت سے ان کی متکلمانہ فکر کا اعجاز ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے "مودودیات" کے دائرے میں ایک نئی جہت کو متعارف کرایا ہے جسے مزید پختہ کرنے اور نکھارنے کی ضرورت ہے۔

حبیب الرحمٰن قریشی، کراچی

ڈاکٹر عبدالحق انصاری لائق تحسین ہیں کہ انھوں نے اپنے وسیع مطالعے کی بنیاد پر کلامی مسائل میں مولانا مودودی کے مسلک کی بہترین ترجمانی کی ہے، تاہم مابعد الطبیعیاتی امور میں کانٹ اور امریکی فلسفے کے مقابل رکھ کر عقل کی خامہ فرسائیوں کو مہمیز دینا، مولانا مودودی کی تحسین نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث نے خود ایسے تمام مابعد الطبیعیاتی نظریات کے رد و قبول کی رہنمائی کی ہے کہ ان سے کون سے عملی مسائل حل ہوتے ہیں اور ان کے اثرات زندگی پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

عبداللطیف ثاقب ' لاہور

ماہ ستمبر کا مہینہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی پیدائش اور وفات کا مہینہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ان کی زندگی اور ان کے فکری اور دعوتی کام کے لحاظ سے مضامین اس ماہ کے شمارے میں شائع ہوتے۔

محمد صہیب ' بھارتی جیل سے

تقریباً ۴ سال قبل کشمیر کے لیے رخت سفر باندھا' زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ تیرہ مہینے انٹروگیشن سینٹر میں گذارے۔ اب یہاں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت دو سال پورے کر رہا ہوں۔ ایک ذریعے سے دسمبر ۹۶ سے اب تک کے ترجمان کے شمارے ملے۔ اللہ تعالیٰ خرم مراد صاحب کو اپنے سایہ رحمت میں نبیوں' صدیقوں اور شہدا صالحین کا ساتھ نصیب کرے۔ **کل کا روشن مستقبل اور آج کے سلگتے مسائل** (جنوری ۹۷) بہت پسند آیا۔ آپ کے ربیع الاول کے اشارات بھی۔ مولانا صدر الدین اصلاحی کی **راہ حق کے مہلک خطرے** آج کل پڑھی۔ ترجمان میں پوری آنا چاہیے۔

عبدالرحمٰن الکاف ' صنعاء یمن

رسول مقبولؐ نامی کتاب پر جو تبصرہ (جولائی ۹۷) شائع ہوا ہے وہ بڑی نادر اور کام کی چیز ہے۔ مختلف کتابوں اور رسالوں پر مولانا مودودیؒ کے تبصرے مختصر مگر مفید اور پرمغز ہیں۔ ان میں مختلف ادبی' دینی' ثقافتی اور اجتماعی رجحانات کی نشاندہی اور ان پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مولانا کے تبصرے جمع کر کے مناسب شرح کے ساتھ شائع ہونے چاہییں۔ اس سے مولانا مودودیؒ کی ناقدانہ شخصیت اجاگر ہو گی۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو گا کہ مولاناؒ کی عقابی نظریں زیریں لہروں (under currents) کا کس طرح مشاہدہ کر لیا کرتی تھیں۔ اس طرح مودودیؒ اور ترجمان متحدہ اور منقسم ہندستان کی دینی' فکری' سیاسی' دستوری' معاشی اور معاشرتی تاریخ کا مرقع بن کر نمودار ہوتے ہیں۔

میں بھی حیدر آباد دکن سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس لیے ترجمان کے خیریت آباد اور معظم جاہی مارکیٹ کے دفاتر اور اعظم اسٹیم پریس سے واقف ہوں۔ آپ کو جان کر خوشی ہو گی کہ میں اور مولاناؒ ایک ہی مادر علم--- دارالعلوم ہائی اسکول--- کے فرزند ہیں مگر ایک فرق کے ساتھ۔ مولانا جب دارالعلوم میں طالب علم تھے' اس وقت وہ دارالعلوم کالج تھا جس کے بانی اور پہلے پرنسپل مولانا حمید الدین فراہیؒ تھے۔ بعد میں سٹی کالج قائم ہونے کے بعد وہ صرف دارالعلوم ہائی اسکول رہ گیا۔ عمارت میرے زمانے تک وہی پرانی تھی۔ اس طرح میں فراہیؒ مودودیؒ اسکول کا نمایندہ ہوں اور اصلاحی فکر کا حامل بھی کیونکہ دو سال ثانوی درس گاہ جماعت اسلامی' رام پور میں تعلیم کے بعد دو سال مدرسۃ الاصلاح' سرائے میر' اعظم گڑھ میں تعلیم کی تکمیل کی ہے۔ میرے اساتذہ مولانا جلیل احسن ندویؒ' عروج قادریؒ' حامد علیؒ' ابواللیث اصلاحیؒ' صدر الدین اصلاحی' نظام الدین اصلاحی وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر' دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔

۷۰ سال پہلے (اگست ۹۷) میں سکہ حالی اور سکہ کلدار کا ذکر آیا۔ اب لوگ شاید نہ سمجھتے ہوں' سابق ریاست نظام حیدر آباد کا مقامی سکہ حالی تھا اور وہاں اس انگریزی سکے کو جو سارے ہندستان میں رائج تھا' کلدار کہا جاتا تھا' کلدار حالی سے ۲ آنے زیادہ ہوتا تھا۔